رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے	عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً	اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

جلد ۶ | ۷ - دسمبر ۱۹۱۸ء | شنبہ | ۲ ربیع الاول ۱۳۳۷ ہجری | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بفضل خدا خیریت سے ہیں ۶ تاریخ خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ اور بعد نماز جمعہ چند احباب قریب کے ایک گاؤں کھیرہ چکی میں جو کہ دریا کے کنارے پر ہے۔ تشریف لے گئے ہیں۔ غالباً تین چار دن وہاں ٹھہرنیکا ارادہ ہے۔

جناب سید محمد علیشاہ صاحب رئیس قادیان نے جو کہ حضرت مسیح موعود کے پرانے خدام میں سے تھے۔ ۳۔ تاریخ بعارضہ اسہال انتقال کیا۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ امتحان کیلئے بیان دینے کیلئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔

ہو فروتنی اور عاجزی و خوش خلقی و حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

جناب مفتی صاحب کو ایک کتاب کی ضرورت

کتاب گروسی فکشن یا اینڈ رٹس - بزبان انگریزی چشم دید شہادت متعلق واقعہ صلیب کے جسے بہت نسخے امریکہ سے خرید کر کے ہندوستان میں فروخت کئے گئے تھے۔ اب اس کتاب کے چند نسخوں کی یہاں ضرورت ہے۔ مگر کتاب نہیں ملتی۔ اگر بعض احباب جن کے پاس کتاب ہو مجھے ارسال فرمادیں تو انشاءاللہ موجب ثواب ہوگا۔ کیونکہ تبلیغ میں یہاں بہت کام آنے والی کتاب ہے۔ محمد صادق۔ لنڈن

الصّدقۃ تطفی غضب الرّب

اس تحریک کے ماتحت اپنی طرف سے غیر مستطیع احباب کے نام اخبار جاری کرانے والے اصحاب کا ذکر کیا جاچکا ہے اب جناب منشی فرزند علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور نے دو پرچے تین تین ماہ کے لئے جاری کرنے کے لئے قیمت بھیجی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء دیگر اصحاب بھی توجہ فرماویں۔

(منیجر)

اخبار احمدیہ

مباحثہ کا ئیشما کی مختصر کیفیت

مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی مبلغ بنگال اپنے ایک مباحثہ کی روئداد لکھتے ہیں۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ مولوی صاحب کو موضع مذکور میں چند غیر احمدیوں نے بغرض مباحثہ طلب کیا آپ حسب اجازت مولانا سید محمد عبدالواحد صاحب وہاں گئے۔ اور مباحثہ بلا کسی شرط کے قبول کر دیا گیا۔ غیر احمدی مولوی نے کھڑے ہوکر تمہیداً بیان کیا کہ دلائل قرآن و احادیث سے باہر نہوں جس کو نہایت خوشی سے قبول کرتے ہوئے کہا گیا کہ مولوی صاحب آپ خود اس کے پابند رہئے ایسا نہ ہو کہ آئندہ آپ کو ہی اس اصل سے روگردانی کرنی پڑے۔ مباحثہ وفات مسیح پر تھا۔ جس کے لئے مولوی ظل الرحمن صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح کی وفات کا ذکر اگر ہم قرآن سے نہ بھی دکھا سکیں تو بھی مسیح زندہ تسلیم نہیں کئے جا سکتے کیونکہ بیشمار ایسے انبیاء ہیں جن کی وفات کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ لیکن خداتعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے ماتحت حضرت مسیح کی وفات کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے مشہور چند آیات استدلالاً پیش کیں۔ غیر احمدی مولوی صاحب جب جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان آیات پر جرح کئے بغیر آیت ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن پیش کیا جس موزوں و مناسب طریق پر تشریح کیگئی غیر احمدی مولوی صاحب جب بیٹھنے لگے تو لوگوں نے کہا کہ قادیانی مولوی نے تو قرآن سے اپنے مدعا کا ثبوت دیدیا ہے۔ آپ اس کی تردید کریں اس پر مولوی صاحب نے [illegible] [illegible] [illegible] اور اللہ فاعل اور رفع روح [illegible]

ہوتو سوائے قبض روح کے اس کے اور کچھ معنی نہیں ہوتے۔ جنہیں معنوں میں اس لفظ کا استعمال قرآن شریف میں متعدد جگہ ہوا ہے۔ اور وہ مقامات دکھلائے گئے۔ بالآخر مولوی صاحب سے جب کچھ نہ بن پڑا تو فقہ اکبر کے حوالے سے قیامت نامہ کی عبارتوں کو پڑھنا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ میں اب تقریر کے بعد فوراً چلا جاؤنگا کیونکہ نماز کا وقت ہے۔ مولوی صاحب کا یہ ارادہ دیکھکر مولوی ظل الرحمن صاحب نے کھڑے ہوکر کہا کہ مولوی صاحب کو اگر تحقیق حق منظور ہے تو نماز کے بعد تشریف لائیں۔ ورنہ سمجھا جائیگا کہ ان کو احقاق حق منظور نہیں۔ اگر وہ واقعی اپنی باتوں اور اپنے عقائد کو درست مانتے ہیں۔ تو میں مولوی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ بعد نماز اپنے بیان کا جواب سنیں۔ لیکن اگر وہ سننے کے لئے نہ آئے تو معلوم ہوگا کہ خود ان کو اپنے بیان پر یقین نہیں جس سے ثابت ہے کہ ان کا بیان غلط اور نادرست ہے۔ مولوی صاحب تو اپنی تقریر ختم کرکے فوراً چلے گئے اور واپس نہ آئے۔ مگر غیر احمدیوں کے دلوں میں ہماری نسبت اچھے خیالات چھوڑ گئے۔

کوٹ قیصرانی

برادر منشی عبدالغفور صاحب کوٹ قیصرانی سے لکھتے ہیں۔ کہ غیر احمدیوں نے ایک مولوی کو جس کا نام عبدالغفور تھا۔ اس غرض سے بلایا کہ احمدیت کے خلاف وعظ کرے احمدیوں نے جب بحث کے لئے آمادگی ظاہر کی تو مولوی مذکور نے بحث سے گریز کیا۔ اور اپنا وعظ شروع کر دیا جس میں احمدی شامل ہوئے احمدیوں کی موجودگی میں وعظ میں کوئی بات احمدیت کے خلاف اس نے نہ کہی۔ لیکن جب احمدی واپس آگئے تو احمدیت کے خلاف بہت زور لگایا۔ یہ بات معلوم ہونے پر اس کو چیلنج دیا گیا کہ وفات مسیح اور خاتم النبیین کے معنی پر بحث ہو بحث پر تو اس نے آمادگی ظاہر نہ کی البتہ عام لوگوں میں یہ مشہور کر دیا کہ کہ بخاری شریف میں حدیث آئی ہے کہ ان عیسیٰ لم یمت کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوا۔ پھر ہماری طرف سے چیلنج دیا گیا کہ وہ اس حدیث کو ثابت کرے۔ مگر کہاں وہ ثابت کرنا غرض بہت نادم ہوا اور منصف مزاج لوگوں کے دل میں احمدیت کی طرف سے [illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible]

سید [illegible] شاہ صاحب [illegible] [illegible] [illegible] اور منشی عبدالحی صاحب

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۷ - دسمبر ۱۹۱۸ء

دنیا پر مصائب اور تباہیاں آنے کی وجہ

آریہ پترکا خیال

دنیا موجودہ مصائب کے متعلق متفق اللفظ ہو کر یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ کہ بیشک یہ ایک خدائی عذاب ہے۔ اور مختلف بد عمالیوں کی پاداش ہے۔ انسانوں کے تمرد و سرکشی کے باعث خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ اور ہر مذہبی انسان اپنے اپنے مذہبی رنگ میں یہی خیال رکھتا اور یہی کہتا ہے۔ لیکن کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جن کے انوکھے دماغ میں اس زمانہ میں "پلیگ۔ ہیضہ۔ جنگی بخار اور دیگر حادثات" کے رونما ہونے کی وجہ کچھ اور ہی ہے۔ چنانچہ آریوں کا ایک اخبار جس کا نام "آریہ پترکا" ہے لکھتا ہے کہ

"دنیا کے ہر ایک مذہب کے مسلمہ عقائد کی رو سے انسانی یا حیوانی روحیں اپنی مقررہ تعداد رکھتی ہیں۔ جن میں کمی بیشی ہونا کسی حالت میں ممکن نہیں۔ اس لئے اگر پیدائش زیادہ کی جائیگی تو روحیں کثرت سے اجسام میں آ جائینگی۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ آخر ایک دن انکا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن قدرت ایسا ہرگز ہرگز نہیں کرنے دیتی۔ وہ خود قحط۔ ہیضہ۔ بخار۔ پلیگ اور جنگ کی خوفناک شکل و صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ اور نہایت ہوشیاری سے کام لیکر تھوڑے ہی عرصہ میں اوسط برابر کر دیتی ہے۔"

پیشتر اس کے کہ ہم آریہ پترکا کی بیان کردہ مندرجہ بالا وجہ کے متعلق کچھ لکھیں اس کی اس غلط بیانی کی تردید کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ "دنیا کے ہر مذہب کے مسلمہ عقائد کی رو سے انسانی یا حیوانی روحیں اپنی مقررہ تعداد رکھتی ہیں۔ جن میں کمی بیشی ہونا کسی حالت میں ممکن نہیں" اسلام اس بات کا ہرگز ہرگز قائل نہیں۔ اور ایسے صاف اور واضح طریق سے اس کی تردید کرتا ہے۔ کہ ساری دنیا اس سے واقف ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ "آریہ پترکا" کے ایڈیٹر صاحب کو اتنا بھی پتہ نہیں ہے۔

مقدس اسلام روحوں کو خدا کی مخلوق اور اسی کی مملوک تسلیم کرتا ہے۔ اور یہ بھی کہ خدا جب چاہے اور جس قدر چاہے روحیں پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی قدرت کامل اور طاقت لازوال ہے۔ پس مذکورہ بالا اسلامی عقیدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایڈیٹر آریہ پترکا کا یہ کہنا کہ "دنیا کے ہر ایک مذہب کے مسلمہ عقائد کی رو سے انسانی یا حیوانی روحیں اپنی مقررہ تعداد رکھتی ہیں" بالکل غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ باقی رہا یہ کہ آریہ دھرم کے مسلمہ عقائد میں یہ عقیدہ داخل ہے۔ اس کے متعلق ہم آریہ پترکا سے صرف اس قدر دریافت کرتے ہیں کہ وہ وید سے روحوں کی مقررہ تعداد بتائے۔ اور دنیا کی تمام مخلوق کا حساب لگا کر ثابت کرے۔ کہ اس مقررہ تعداد میں کبھی کمی بیشی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہونی ممکن ہے۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ آریہ دھرم کا یہ مسلمہ عقیدہ کہاں تک درست اور منقولات صحیحہ پر مبنی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا جائے اور صرف زبانی دعویٰ کر دیا جائے کہ "انسانی یا حیوانی روحیں اپنی مقررہ تعداد رکھتی ہیں" تو یہ ذرا بھی قابل وقعت نہیں ہے۔ امید ہے ایڈیٹر صاحب "آریہ پترکا" اپنے اس دعوے کو وید اقدس کے حوالہ سے ثابت کر کے دکھانے کی کوشش کریں گے۔ اور روحوں کی مقررہ تعداد بتائیں گے۔ ورنہ انہیں تسلیم کرنا چاہئے کہ ویدک دھرم کا یہ مسلمہ عقیدہ محض قیاسات اور ظنیات پر مبنی ہے۔ اور جس دھرم کی بنیاد محض ظنیات پر ہو۔ اس کی حقیقت معلوم۔

اب ہم ایڈیٹر صاحب "آریہ پترکا" کے اس بےنظیر انکشاف کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ چونکہ کثرت پیدائش کی وجہ سے روحوں کا خزانہ ختم ہونے کو تھا۔ اس لئے اس کو پورا کرنے کے لئے قدرت نے قحط۔ ہیضہ۔ بخار۔ پلیگ اور جنگ کی خوفناک شکل و صورت نمودار کر دی ہے۔ اگرچہ یہ خیال ایسا مضحکہ خیز ہے کہ کوئی سمجھدار ایک لحظہ کے لئے بھی اسکو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ یہ ایک ایسے فرقہ کے اخبار کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ جو اپنے عقائد کو نہایت معقول اور علم و عقل کے مطابق قرار دینے کا نہ صرف دعویٰ کرتا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں اسلام ایسے پاک اور فطرت صحیحہ پر چلانے والے مذہب کے اصول پر اعتراض کرتا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر کسی قدر روشنی ڈالیں اور بتائیں کہ جس مذہب کے اس قسم کے مسلمہ عقائد ہوں وہ کہاں تک معقول کہے جانے کے قابل ہے۔

آریہ پترکا کو ذرا عقل و فکر سے کام لیکر بتانا چاہئے کہ جب بقول اس کے قدرت قحط۔ ہیضہ۔ بخار۔ جنگ وغیرہ کی شکل میں نمودار ہو کر تھوڑے عرصہ میں اوسط برابر کرنے کے لئے لوگوں کو مار مار کر ان کی روحیں واپس چھین لیتی ہے۔ تو کیا قدرت ایسا نہیں کر سکتی کہ کثرت سے اولاد پیدا کرنے والوں کو پہلے ہی سوکھا سا جواب دیدے۔ اور ان کی طاقت کو سلب کر لے۔ یہ کیا دانائی کی بات نہیں ہے کہ قدرت پہلے تو خود ہی کثرت پیدائش کے اسباب مہیا کرے اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والوں کو آزاد چھوڑے رکھے۔ لیکن پھر خود جانداروں کو تباہ و برباد کر کے ان کے جسموں میں سے روحیں نکال نکال کر اپنا خالی شدہ خزانہ بھرنا شروع کر دے۔ ایسی حرکت تو ایک عقلمند انسان بھی نہیں کرتا۔ مشہور ہے۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

پھر قدرت ایسا کیوں کرنے لگی کہ پہلے روحوں کے خرچ ہونے کی پروا نہ کرے اور بے سوچے سمجھے انکو کر دیدے۔ پھر جب خزانہ خالی ہو جائے۔ تو خود کف افسوس ملے۔ اور جھلا کر موت کا ڈنڈا رسید کرے۔ عجیب قدرت اور عجیب پرمیشور ہے۔ کہ اپنی بے احتیاطی کا خمیازہ بیچارے جانداروں پر ڈالدیتا ہے اور طرح طرح کی مصیبتوں اور تباہیوں کے ذریعہ اپنا ٹوٹا پورا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ کیا جب روحیں کثرت سے اجسام میں آنے لگتی ہیں تو اس وقت ویدک پرمیشر کو اتنا بھی علم نہیں ہوتا کہ "اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ آخر ایک دن روحوں کا خاتمہ ہو جائیگا" تعجب ہے کہ یہ بات ایڈیٹر "آریہ پترکا" کے دماغ میں تو سما جائے۔ اور وہ قدرت کے اس راز سے واقف ہو جائے۔ لیکن ویدک پرمیشر کو معلوم ہی نہ ہو اور جب وقت ہاتھ سے نکل جائے اور روحوں کے خزانہ کا خاتمہ ہونے لگے۔ تو دنیا میں قحط ہیضہ بخار۔ پلیگ۔ جنگ وغیرہ آفات بھیجکر تباہی و بربادی کا بازار گرم کر دے۔ اس سے بڑھ کر ظلم اور بے انصافی اور کیا ہو سکتی ہے۔ پھر یہ خیال نو ویدک دھرم

کے ایک اور مسلمہ عقیدہ کے بالکل مغائر پڑا ہوا ہے اور وہ اس طرح کہ اگر موجودہ مصائب اس لئے آرہے ہیں کہ پیدائش کثرت سے ہونے کی وجہ سے روحیں ختم ہو گئی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ انسان جو مر رہے ہیں وہ کسی عمل کے سبب سے نہیں۔ نہ آواگون کا تقاضا ہے۔ بلکہ قدرت کو خود ضرورت ہے۔ اس لئے روحیں لے رہی ہے۔ اس سے مسئلہ تناسخ (آواگون) بالکل باطل ہو گیا۔

ایڈیٹر صاحب آریہ پترکا نے دنیا کی آبادی بڑھنے کی یہ وجہ بتلائی ہے۔ کہ "اشرف المخلوقات انسان کے اندر حیوانی جذبہ دن بدن ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ الٰہی نیا قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں نہ صرف خلاف ورزی بلکہ ان کو صریحاً پاؤں تلے روند رہے ہیں۔ وہ اولاد پر اولاد پیدا کئے جا رہے ہیں اور عورتوں کو محض بچہ نکالنے کی مشین سمجھ رکھا ہے۔"

تعجب ہے کہ یہ الفاظ ایک آریہ اخبار کے ایڈیٹر کے قلم سے کیونکر نکلے۔ کیونکہ اگر اولاد پیدا کرنا اور عورتوں کو بچہ نکالنے کی مشین سمجھنا موجودہ مصائب اور آلام کا موجب ہے۔ تو ہم صاف صاف ڈنکہ کی چوٹ کہیں گے۔ کہ یہ سب کچھ ویدک دھرم کے ہی صدقہ ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم نے مرد اور عورت کی پیدائش کا مقصد اور مدعا صرف اولاد پیدا کرنا ہی رکھا ہے۔ چنانچہ آریہ صاحبان کی مذہبی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چوتھے باب صفحہ ۱۴۳ پر "استری (عورت) و پرش (مرد) کی پیدائش کا مدعا" کا عنوان لکھ کر صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ

"عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ دھرم سے یعنی وید کے حکم کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں۔"

پس جب دھرم نے مرد اور عورت کے پیدا ہونے کا مدعا ہی یہ رکھا ہو کہ بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کی جائے۔ اس کا پیرو کثرت پیدائش اور اولاد پر اولاد ہونے کو کس طرح تباہیاں اور بربادیاں آنے کا موجب قرار دے سکتا ہے۔

لیکن حیرانی ہے کہ "آریہ پترکا" نے ایک طرف تو اپنے دھرم کے بتاتے ہوئے انسانی پیدائش کے مقصد کے بالکل خلاف لکھ کر اس سے روگردانی کا ثبوت دیا ہے۔ اور دوسری طرف یہ دعوت دی ہے کہ

"دوستو اگر آپ چاہتے ہیں کہ دنیا سے دکھوں اور تکلیفوں کا خاتمہ ہو جائے۔ رنج و آلام اور مصائب کا نام و نشان مٹ جائے پلیگ ہیضہ۔ قحط اور جنگ جیسے دشمنوں کا وجود صفحہ ہستی پر نہ رہے۔ تو ویدک دھرم اختیار کرو۔ اور اس کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ۔ اس کی شکشا گرہن کرو۔ اور اس کو اپنے عملی جیون میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ موجودہ تباہی۔ خونریزی بربادی اور غارت گری کا یہی ایک علاج ہے۔ یہی ایک بھیتا اور اکسیر نسخہ ہے۔ اس سے کام لینے سے ہی تمام آفات سماوی و ارضی کا انسداد کیا جا سکتا ہے۔"

اس کے متعلق ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر موجودہ مصائب کے نازل ہونے کی وجہ کثرت پیدائش ہے اور ویدک دھرم کی رو سے عورت اور مرد کے پیدا کرنے کا مدعا ہی اولاد پیدا کرنا ہے۔ تو پھر اس کے اختیار کرنے اور اس کے احکام پر کاربند ہونے سے پلیگ ہیضہ قحط اور جنگ کا وجود کس طرح صفحہ ہستی سے مٹ سکتا ہے۔ اب جبکہ ایک قلیل حصہ کے اس کی شکشا کو گرہن کرنے کی وجہ سے دنیا کی آبادی اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ پرمیشور کو روحوں کے ختم ہو جانے کا خوف پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس نے اندھا دھند لوگوں کو ہلاکت کے گھاٹ محض اس لئے اتارنا شروع کر دیا ہے کہ روحوں کا ٹوٹل پورا کرے تو اس حالت میں جبکہ سب لوگ ویدک دھرم کو اختیار کر کے اس کے قرار دیئے ہوئے مدعا کے مطابق اولاد پیدا کرنا شروع کر دیں گے تو دنیا پر کیا کچھ تباہیاں نہ آئیں گی۔ اور کس قدر قہر نازل نہ ہونگے۔

مگر آریہ پترکا کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ موجودہ مصائب کے نازل ہونے کی جو وجہ اس نے بیان کی ہے۔ وہ اول تو درست ہی نہیں ہے۔ اور اگر درست فرض بھی کر لی جائے تو ویدک دھرم کو بالکل جواب دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس میں مرد و عورت کی پیدائش کی غرض صرف اولاد پیدا کرنا قرار دیگئی ہے۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ چونکہ اہل دنیا اپنی بدکاریوں اور بدکرداریوں میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ جس کی انتہا نہیں اس لئے خدا کا قہری ہاتھ انھیں سزا دے رہا ہے اور جب تک وہ اپنی اصلاح نہ کر لیں گے۔ اس سزا سے بچ نہیں سکتے۔

الفضل کے مضامین کی قبولیت

ہمارے لئے یہ امر بڑی خوشی اور فخر کا موجب ہے۔ کہ اخبار کے مضامین کو احباب نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے اور دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ اور نہ صرف خود ہی ان سے مستفیض ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض مضامین کو الگ چھپوا کر عوام میں تقسیم بھی کرتے ہیں۔ ایسے احباب میں سے سب سے اول انجمن احمدیہ میرٹھ کے ممبران خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جو عرصہ سے نہ صرف الفضل کے بعض مضامین کو نہایت عمدہ لکھائی چھپائی اور اچھے کاغذ پر چھاپ کر مفت تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ اور بھی مفید اشتہارات اور مضامین اپنے صرف سے شائع کرنے میں مصروف رہتے ہیں حال ہی میں انھوں نے چار اشتہار شائع کئے ہیں۔ جن میں سے ایک میں حضرت مسیح موعود کی نظم متعلقہ موجودہ مصائب دوسرے میں وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود کی صداقت ظاہر کی گئی ہے اور باقی دو میں الفضل ۵۔ جون ۱۹۱۸ء اور ۱۰۔ ستمبر ۱۹۱۸ء میں شائع شدہ مضمون چھاپے گئے ہیں۔ اس ہمت اور سعی کے لئے ہم احباب میرٹھ کو مبارکباد کہتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انھیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔

اسی ذیل میں، انجمن احمدیہ فیروزپور بھی قابل ذکر ہے جو وقتاً فوقتاً تبلیغی اشتہارات شائع کرتی رہتی ہے۔ اور حال ہی اس نے "الفضل" مورخہ ۲- نومبر ۱۹۱۸ء کا مضمون بعنوان "خدا کا غضب بھڑک رہا ہے" اشتہار کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جو کہ قابل تعریف اور لائق تقلید فعل ہے۔ اس موقعہ پر

خطبہ جمعہ

انذاری اعلان

ازحضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(فرمودہ ۲۹- نومبر ۱۹۱۸ء)

یٰایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغدٍ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔

کچھ زیادہ عرصہ اس بات کو نہیں گذرا کہ میں نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر آپ لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا تھا کہ خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ اس کی قہری تلوار چل رہی ہے۔ اس کا عذاب دنیا پر نازل ہو رہا ہے۔ اور وہ اپنی قہری تجلیات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ میں نے آپ لوگوں کو نصیحت کی تھی کہ پیشتر اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو توبہ کرو۔ عذاب میں گرفتار ہونے سے پیشتر خدا سے صلح کرو کیونکہ صلح کا وقت وہی ہوتا ہے جب تک کہ انسان آلام میں گرفتار نہ ہوا ہو۔ اس کے بعد کے ایام نے دنیا کو اس بات کا یقین دلا دیا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمام کی تمام دنیا کو ایک حکم سے فنا کر دے۔ خدا کے غضب کی لہر ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئی۔ گھر کے گھر ویران ہوگئے۔ خاندانوں کے خاندان تباہ ہوگئے۔ وہ گھر جن کے بسنے والے اس فکر میں تھے کہ ہماری آئندہ رہائش کو موجودہ مکان کافی نہیں اور جو اس تدبیر میں تھے کہ اپنی بڑھنے والی نسل کے لئے نئے مکان تعمیر کریں۔ ان میں سے بہتوں کے گھروں کو تالے لگ گئے۔ نئے تو کیا بننے تھے پہلے ہی ویران ہوگئے۔ اور کوئی بسنے والا نہیں رہا۔

یہ بات کسی ایک جگہ پر نہیں دو جگہ پر نہیں کیونکہ شاذ و نادر تو ایسے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر ملک ہر شہر اور ہر محلہ میں اس کی نظیریں موجود ہیں۔ پس خدا نے تمہیں دکھا دیا کہ میں کیسا قادر مطلق خدا ہوں۔ تو دنیا حیران تھی کہ خدا کس طرح مار سکتا ہے۔ خدا نے نمونہ دکھا دیا۔ لوگ کہتے تھے کہ قیامت کیسے برپا ہو سکتی ہے۔ خدا نے مشاہدہ کرا دیا کہ قیامت اس طرح برپا ہوگی۔ جس طرح اب قیامت کا نمونہ دکھایا گیا۔

جس طرح اس وقت آپ لوگوں میں کھڑے ہو کر میں نے آپ کو توجہ دلائی تھی کہ ہوشیار ہو جاؤ کیونکہ عذاب کے دن قریب ہیں۔ اور دنیا کو عذاب کے بواعث سے آگاہ کرو اسی طرح آج خود ایسے حالات میں سے گذرنے کے بعد کہ جو بعض دفعہ خطرناک صورت اختیار کئے ہوئے تھے۔ پھر ایک دفعہ اسی طرح جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نذیر عریان ہوں۔ میں بھی خدا کے حضور میں بری الذمہ ہونے کے لئے نذیر عریان کی حیثیت میں آپ لوگوں کو اس بات کی اطلاع دیتا ہوں کہ خدا سے صلح کرو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ خشیت اللہ پیدا کرو۔ اپنے دلوں کو صاف کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ دنیا میں ایک زبردست تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس کے بندے اسی کے ہو رہیں۔ اور شیطان کی حکومت کو توڑ دیا جائے۔ تاکہ محض خدا کی ہی حکومت ہو۔ اور اسی کی عبادت کی جائے

جس طرح بادشاہوں کی مرضی کے خلاف کرنے والے مٹا دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے کروڑوں کروڑ گنا بڑھ کر خدا کی مشیت اور مرضی کے خلاف کرنے والے مٹائے جاتے ہیں۔ پس تم لوگ کوشش کرو کہ تم اسکی مرضی کے پورا کرنے والے ہو۔ تاکہ تم اور تمہاری نسل کو باقی رکھا جائے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔ میں اپنے نفس کو اپنے رشتہ داروں کو اپنے پیاروں کو اور ان کو جو میری بیعت میں شامل ہیں اور انہیں بھی جو تاحال بیعت میں تو شامل نہیں۔ مگر مجھ سے اخلاص رکھتے ہیں۔ اور ان کو جن کے کانوں تک میری یہ بات پہنچے تقریر کے ذریعہ یا تحریر کے ذریعہ کہتا ہوں کہ وہ سب اصلاح کریں۔ خدا سے صلح کریں ورنہ ایسے ایام درپیش ہیں جو نہایت ہی خطرناک ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ قیامت کا نمونہ ہونگے۔ انسانوں کی عقلیں ماری جائینگی۔ اور وہ پاگل ہو جائیں گے۔ اس وقت انہیں کے لئے رستگاری ہے۔ جن کے لئے فرمایا گیا ہے۔

الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ پس تقویٰ اختیار کرو اور کل کی فکر کرو۔ توبہ کرو۔ توبہ کرو۔ کیونکہ خدا گناہوں کے بخشنے والا مہربان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں اور وہ خدا کے حضور میں جھک جائے۔ تو بھی اس کے تمام گناہ معاف کر دئے جائیں گے پس اپنے گناہوں کی معافی کے لئے خدا کے حضور عرض کرو اس کی جناب میں پشیمان ہو۔ اور اس سے معافی چاہو تاکہ تم پر خدا کا فضل ہو۔

غلّہ کی گرانی

آج کل جس قدر غلہ کی گرانی رعایا کے کثیر حصہ کے لئے وجہ پریشانی ہو رہی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ امید کی جاتی تھی کہ صلح ہو جانے پر اس میں کچھ فرق آجائیگا لیکن افسوس کہ تاحال کوئی اطمینان کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ البتہ گورنمنٹ پنجاب کے سرکاری اخبار "حق" میں یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ پنجاب نے زیر قانون تحفظ ہند مزاحم ہو کر حکم دیدیا ہے۔ کہ جہاں کہیں اناج سٹہ بازی کے ارادہ سے جمع پایا جائے اس کو فوراً معقول نرخ پر خرید لیا جائے۔ چنانچہ فیروزپور امرتسر لائل پور اور دیگر مقامات میں اناج اسی فصلی قیمت پر خرید ہو رہا ہے۔ جو پانچ روپیہ سے کم ہے۔ "حق" نے سٹہ بازی کا اثر دکھلانے کے لئے ایک مثال پیش کی ہے اور وہ یہ کہ امرتسر میں ایک شخص نے جو صرف پندرہ روپیہ ماہوار پاتا تھا چھ روپیہ ۱۲ آنہ فی من کے حساب سے گیہوں خرید کر اس امید پر جمع کر رکھے تھے کہ قیمت چڑھ جانے پر منافع اٹھائے۔ جس کو گورنمنٹ نے حاصل کر لیا ہے گورنمنٹ کا یہ فعل نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ کوئی دوسری صورت نہ تھی۔ جو پنجاب کے غربا کو سٹے کے مضر اثر سے بچا سکتی۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس معاملہ میں گورنمنٹ اس سے بھی زیادہ سخت طریقے اختیار کرے گی۔ "حق" نے انتہائی گرانی کی یہ مثال پیش کی ہے۔ اور اب پانچ روپیہ سے کم پر غلہ کی خریداری بتائی ہے لیکن ہم اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر کہتے ہیں کہ دیہات وغیرہ میں عام

کیا حضرت مرزا صاحب کی مخالفت نہیں کی گئی

(اجتماع)

مسٹر عبدالماجد بی اے نے ایک کتاب بنام فلسفہ اجتماع لکھی ہے۔ اس کے متعلق پہلے ایک اخبار محیفہ دکن نے فتوی تکفیر شائع کیا۔ اور پھر بعض مولوی صاحبان نے اس کی تائید کی۔ جس پر بعض اخبارات اور اہل قلم حضرات نے اس فتوے کا تخطیہ کیا۔ جن میں سے ایک صاحب جو کہ بڑاریخ کی غالفقاد کے مفتی ہیں اور جن کا نام قاضی محمد احسان الحق صاحب کنیسی ہے نہایت برافروختہ ہو کر اخبار مشرق گورکھپور میں ایک مضمون بعنوان "اخبارات اور منصب افتاء و پرچار" لکھا ہے۔ چونکہ اخبارات نے مولوی صاحبان کے فتوی کفر کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس لئے قاضی مفتی صاحب کو بہت ناگوار ہوا کہ مولویوں سے کیوں کفر تقسیم کرنے کا ٹھیکہ چھینے جا رہے ہیں۔ اس سے ہمیں کچھ سروکار نہ ہوتا۔ اگر مفتی صاحب مذکور اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق صریح غلط بیانی سے کام نہ لیتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"ایک طرف مرزا صاحب قادیانی پیدا ہوتے ہیں نئے دعاوی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے جلیل القدر علماء کے جریدے ان کی زبان بند کرنے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔ مذہب کی حفاظت کرنیوالے علماء کو ڈانٹتے۔ وہ مطعون کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں سے لاکھوں کی جماعت چھین لیتے ہیں۔ اور ان کا سر کچلنے کے لئے انھیں میں سے ایک قوی جماعت پیدا کر دیتے ہیں۔"

سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل

اگر منہ کھولتے ہی ان کی آواز بند کی جاتی۔ اور چاروں طرف سے ان پر نفرین اور ملامت کا مینہ برسایا جاتا۔ اور جا بجا جلسے کر کے ان کے ان حرکات پر تنفر اور حقارت کا اظہار کیا جاتا۔ اور اخبارات متفق ہو کر ان پر ملامت کرتے رہتے تو ان کو یہ ہمت نہ ہوتی۔ اور ہم کو یہ روز بد دیکھنا نہ پڑتا۔"

پیشتر اس کے کہ ہم مفتی صاحب موصوف کی اس غلط بیانی پر روشنی ڈالیں کہ مسلمانوں نے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت نہیں کی اس لئے انھوں نے لاکھوں کی جماعت انھیں کا سر کچلنے کے لئے ان میں سے چھین لی ہے۔ یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ان کا یہ کہنا بالکل غلط اور نا واقفیت پر مبنی ہے۔ کہ مرزا صاحب نے نئے دعوے کئے۔

حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جس طرح خدا کے مامور و مرسل اور انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب بھی خدا کی وحی اور کلام سے مشرف ہو کر اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہوئے۔ اگر حضرت مرزا صاحب سے قبل کوئی انسان مبعوث نہ ہوا ہوتا اور مرزا صاحب ہی ایک اکیلے کھڑے ہو کر دعوی کرتے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں تو بیشک ان کا یہ دعوی نیا ہوتا۔ لیکن جب ان کے پہلے ایک دو نہیں ایک لاکھ سے زائد نبی و مرسل اور مامور مبعوث ہو چکے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے کو نیا دعوی کہنا صدر بحر کی نا واقفیت اور بے علمی کا اظہار کرنا ہے ہاں نیا دعوی وہ ہو گا۔ جب مفتی صاحب کے مزعوم مسیح آسمان سے نازل ہونگے۔ اور کہیں گے کہ میں آسمان سے آیا ہوں مجھے قبول کرو۔ کیونکہ اس سے قبل کوئی نبی آسمان سے نہیں اترا۔ اور نہ کوئی انسان آسمان پر گیا ہے۔

باقی رہا مفتی صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت نہیں کی گئی یہ بھی سراسر نا واقفیت پر مبنی ہے کیونکہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت ہی بعض لوگوں کا ذریعہ معاش ہے۔ جو عوام الناس میں دھوکہ دیکر اپنا مطلب حاصل کر رہے ہیں۔ پھر اس میں کچھ شک ہے کہ آپ پر ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کے مولویوں نے کفر کے فتوے لگائے۔ مواکلت و مشاربت و مجالست قطعیتاً حرام اور قطعی حرام ٹھہرائی مقدمات کھڑے کئے گئے۔ اور مولوی جبہ و دستار کو پھڑکاتے عدالتوں میں آپ کے خلاف گئے۔ آپ کے مریدوں پر ہر ایک نوع کے ظلم کرنا روا اور جائز رکھا گیا۔ زندوں کو قتل کیا گیا۔ اور مردوں کے مدفن کرنے کی بندش کی گئی۔ پانی کی ان کے لئے بندش ہو گئی۔ غرض کسی نوع کی تکلیف بھی جو لوگوں کے ذہن میں آ سکتی تھی۔ وہ حضرت مرزا صاحب اور آپ کے متبعین کو مولویوں کے بھڑکانے اور اشتعال دلانے سے دی گئی۔ مولویوں نے فتوے لگانے میں کسر نہیں چھوڑی صوفیوں نے اپنے شعبدے دکھانے میں کمی نہیں کی۔ انگریزی پڑھے لکھوں نے اپنے نام بدل بدل کر اور کبھی ظاہر ہو کر آپ پر ہنسی اور تمسخر اڑایا۔ اخبار نویسوں نے برسوں آپ کی مخالفت میں اپنے کالم کے کالم سیاہ کئے۔ اور اب تک کر رہے ہیں۔ انجمنیں اسی غرض سے بنیں کہ حضرت مرزا صاحب کے خلاف لٹریچر مہیا کریں۔ غرض آجتک جس جس طریق سے بھی مخالفت ہو سکتی تھی خواہ مخفیہ۔ خواہ ظاہر ہر طرح سے مرزا صاحب کے مخالفوں نے کی۔ لیکن باوجود اس کے جو نتیجہ ہوا وہ ساری دنیا کو معلوم ہے۔ اور مفتی صاحب موصوف کے ہی ان الفاظ سے اس پر روشنی پڑ رہی ہے۔ جو انھوں نے حضرت مرزا صاحب کے متعلق لکھے ہیں کہ "مسلمانوں سے لاکھوں کی جماعت چھین لیتے ہیں۔ اور ان کا سر کچلنے کے لئے انھیں میں سے ایک قوی جماعت پیدا کر دیتے ہیں۔"

ایسا کیوں ہوا اس لئے نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی کسی نے مخالفت نہیں کی۔ مخالفت کرنیوالوں نے تو ایڑی چوٹی تک کا زور لگا لیا۔ اور ابھی تک لگا رہے ہیں۔ بلکہ اس لئے ہوا کہ حضرت مرزا صاحب اسی طرح اپنے دعاوی میں سچے تھے جس طرح تمام انبیاء سابقین سچے تھے۔ پس جس طرح ان کے مخالفین ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور انھیں خدائے واحد و یگانہ کا پیغام پہنچانے سے روک نہ سکے۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو بھی کوئی روک نہ سکا۔ اور آپ کے مخالفوں کی تمام کوششیں اکارت گئیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب کو مٹانا چاہتے تھے مگر خود ہی مٹ گئے اور مٹتے جا رہے ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب کو گرانا چاہتے تھے مگر خود ہی قعر گمنامی میں گر گئے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مرزا صاحب کی جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے جیسا کہ مفتی صاحب مذکور ایسے مخالف کو بھی اعتراف ہے پس حضرت مرزا صاحب کی جماعت بڑھیگی اور آپ کا نام عزت کے ساتھ دنیا کے آخری کناروں تک شہرت دیا جائیگا۔ کیونکہ خدائے اصدق الصادقین کا یہی وعدہ ہے۔ کاش ہمارے مخالفین غور کریں اور سوچیں کہ اگر حضرت مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے نہیں ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کی قائم کردہ جماعت باوجود بیشمار دشمنوں کے دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور ان کے دشمن روز بروز مٹ رہے ہیں۔

بمبئی کا محرم اور ایک صف ماتم

آج سے دو تین سال قبل بمبئی میں بندروں اور لنگوروں کی نقلوں اور قسم قسم کے ناچوں کے ساتھ محرم ہوا کرتا تھا۔ لیکن گورنمنٹ کی برکت سے شہر بمبئی میں یہ باتیں اب موقوف ہو گئی ہیں۔ صرف ہر محلے میں گیارہ دن تک وعظ وغیرہ کی مجلسیں بڑے دھوم دھام سے ہوتی ہیں۔ بمبئی کے لوگ اپنی سابقہ رسموں کو ادا کرنے کے لئے خصوصیت سے دسویں کو باندرا چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں اچھی طرح اچھلتے کودتے نقلیں اتارتے ہیں اور نشہ میں مست ہو کر ناچتے ہیں۔ جس میں علاوہ عوام کے اچھے اچھے سفید پوش اور لمبی لمبی داڑھیوں والے بھی ہوتے ہیں۔ اس دفعہ بھی گئے اور ایسا ہی کیا۔ لیکن شہر بمبئی کی مجلسوں میں امسال ایک نئی خصوصیت یہ تھی۔ کہ انجمن ضیاء الاسلام کے مشورہ سے اخبار مفید روزگار کے ایڈیٹر نے بمبئی کے سارے بانیان مجالس محرم کو ایک نئے ماتم کی صلاح دی تھی۔ اس نئے نوحہ کی وجہ اس کے خیال میں یہ تھی کہ "مرزائی مرزا کو نبی مانتے ہیں"۔ چنانچہ محرم کے قبل ہی اس نے ۲۹- ستمبر کے پرچہ میں اسی سرخی سے اعلان کیا اور یہ بھی لکھا کہ بمبئی میں مرزائیوں کو کام کرتے گو اگرچہ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ لیکن جس طرح مرزائی اپنے کام کو روز بروز ترقی دے رہے ہیں۔ اہل بمبئی غالباً واقف ہونگے ...... عوام الناس ان کی اسلامی صورت اور لمبی چوڑی نمازیں دیکھ کر اور قرآن کے درس کو سن کر ان کو مسلمان شمار کرتے ہیں۔ اور ان کے لیکچروں اور مباحثوں میں جاتے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی تحریک کی تھی اب پھر علمائے کرام کو یاد دلاتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کے فاسد اعتقادات جن کو وہ روز بروز تشریح کے ساتھ بیان کر رہے ہیں روکنے کی فکر کریں۔ بلکہ پورا پورا علاج کریں .... چونکہ محرم کی مجلسیں قریب آ رہی ہیں۔ یہاں کے مسلمان محرم کی مجلسوں کا بہت عمدہ انتظام کرتے ہیں۔ لہذا وعظ شروع ہونے سے پیشتر یہاں کے علماء ایک کمیٹی بنا کر بانیان مجلس سے درخواست کریں کہ جو مولوی صاحبان باہر سے آئیں یا یہاں کے مولوی جہاں شہدائے کربلا کا بیان کرتے ہیں۔ وہاں مرزائیوں کے اعتقادات کی بھی تردید کریں"۔

پھر اس بزم ماتم کو اور بھی پرسوز بنانے کے لئے ایک اور صاحب نے بھی اسی اخبار مورخہ ۲- اکتوبر میں لکھا کہ "مضمون "مرزائی مرزا کو نبی مانتے ہیں" مطالعہ سے گذرا۔ واقعی مرزائیوں نے جہلائے گروہ میں ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے ..... اگر بہ لحاظ شکل و صورت ان کو فرشتہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا لیکن بردہ سیرت و عقیدت ان کی شان میں جو کچھ کہا جائے بے جا نہ ہوگا۔ امید قوی ہے کہ غیرتمند مسلمانوں کے خون میں اسلامی حرکت کا دورہ اس مرزائی رزم بزم میں نمایاں جوہر دکھائیگا۔ محرم کی مجالس میں بالاتفاق اس کا اعلان باعلان الفاظ ڈنکے کی چوٹ کیا جائے"۔

چنانچہ مفید روزگار کی اس تحریک پر بمبئی کے ہر محلے میں گیارہ شب تک یہ نیا نوحہ کہ "مرزائی مرزا کو نبی مانتے ہیں" خوب زور و شور سے پڑھا گیا باہر سے آئے ہوئے علماء اور شہر کے سودیشی علماء وغیرہ نے دھن کی تعداد مل ملا کر تقریباً سو تک پہنچی تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور واسطے سے مبعوث ہونے والے نبی پر خوب ماتم کیا۔ چھاتیاں پیٹی گئیں اور دانت پیسے گئے۔ اگر عادل گورنمنٹ کا بارعب سایہ نہ ہوتا۔ تو علماء کی یہ فوج ماہ بے گمان بنوت کے ساتھ بمبئی کی زمین پر عرب ہی کے کنارے وہی کچھ کرتی جو کچھ کہ کربلا کی زمین میں ساحل ذات پر یزیدی عامہ بند فوج نے کیا تھا اور اس طرح

> کربلائیست سیر ہر آنم
> صد حسین است در گریبانم

کی تفسیر نئے سرے سے سمجھ میں آجاتی۔

اس جوش کی لہر مختلف شکلوں اور صورتوں میں میرے پاس بھی آتی تھی۔ اور منہ کی کھا کر واپس جاتی تھی یعنی جوش اور غضب میں طرح طرح کے لوگ میرے پاس آئے اور گفتگو میں لاجواب ہو کر واپس گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ہنگامہ میں عجیب عجیب اپنی قدرت کا تماشہ دکھایا۔

مناظرہ کے لئے ایک عرب کی آمد

غیظ و غضب کا پتلا اور موٹا یہ شکل و صورت کا ایک مجسمہ میرے پاس آیا جس نے اپنے کو عرب ظاہر کیا۔ اور کہا کہ میں افغانستان کا کمیشن ایجنٹ (دلال) ہوں۔ میرا نام عبدالرحمن محمد حسن ہے۔ عرصہ سے بمبئی میں رہتا ہوں۔ اور کاروبار کرتا ہوں بہت سی زبانیں جانتا ہوں۔ آپ کے مناظرہ کرنے کے لئے اتوار کے روز آونگا۔ میرے ساتھ بڑے بڑے بہت عالم اور معززین ہونگے۔ ہم نے اور ہمارے سکرٹری نے کہا کہ آپ ضرور آئیں اور بشوق آئیں۔ ہم لوگ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے مشکور ہونگے۔ چنانچہ اتوار کے روز عرب نکور جوش و التہاب میں بھرا ہوا آیا۔ ایک تعداد افغان اور کچھ لوگ کتابوں کے سنبھالنے والے اور کچھ تماشبین اس کے ساتھ تھے۔ اور آتے ہی اس نے کہنا شروع کر دیا۔ ہم تم لوگوں کو فنا کر دینگے بمبئی سے تمہاری جماعت کو اکھاڑ دیں گے تم لوگ اسلام کے دشمن ہو۔ قرآن کے دشمن ہو۔ آنحضرت کے دین کو خراب کرنے والے ہو۔ ہم جان لیں گے اور جان دیں گے۔ ہمارے احمدی احباب اس شخص کی حالت کو دیکھ کر حیران تھے۔ اور خاص کر مردان اور پشاور کے علاقے کے دو احمدی کہ بصرہ جانے کی غرض سے بمبئی آئے ہوئے تھے۔ اور اتفاق سے موجود تھے سخت متعجب تھے۔ ان میں سے ایک دوست نے کچھ کہنا چاہا تو میں نے ان کو بھی خاموش رہنے کو کہا اور کہا کہ بس چپ رہو۔ کچھ نہ بولو تب میں نے کہا کہ عرب صاحب آپ ہوش میں آئیں جس مقدس زمین میں پیدا ہونے کا آپ کو فخر ہے۔ اس میں مبعوث ہونے والے نبی کے خلق اور اسوہ حسنہ پر چلیں۔ ہمیں آپ کے جوش و خروش کی پرواہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہمیں صبر و حلم کی تعلیم دی گئی ہے۔ دیکھئے اس وقت آپ کے سامنے ہماری جماعت کے

لوگ کس صبر وسکون سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ ان میں ایسی قوم کے لوگ بھی ہیں۔ جو کہ غصہ میں آپ سے کم نہیں۔ یہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا ہی اثر ہے۔ کہ ان کے اندر برداشت کرنے اور رفق ونرمی دکھانے کی قوت پیدا ہو گئی ہے۔ پس آپ کے اس جلال وطیش کا اثر ہم پر کچھ نہیں ہو سکتا بلکہ افسوس اس کا ہے۔ کہ اس وقت آپ جو کچھ ہمارے خلاف دلائل پیش کرنے کے لئے آئے ہیں وہ سب آپ بھول جائیں گے۔ اور آپ کا دماغ کام نہیں کرے گا۔ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی زبان سے اپنے خلاف کچھ علمی دلائل سنیں۔ اور آپ غصہ میں بدحواس ہو کر ہماری خواہش اور اپنے دلائل کا خون کر رہے ہیں۔ ہماری اس تقریر کا اثر عرب مذکور کے حامیوں اور ساتھیوں پر بہت اچھا اور گہرا ہوا۔ ان سب لوگوں نے باتفاق مجھ سے کہا کہ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ عرب صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ باتیں پیش کریں جن کے لئے آئے ہیں اور ہم لوگوں کو ساتھ لائے ہیں۔ تب عرب صاحب مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کی آیت تلاش کرنے لگے۔ اور قرآن مجید کے اوراق اُلٹنے لگے۔ بہت دیر ہو گئی لیکن مطلوبہ آیت نہ ملی۔ تب ہمارے ایک احمدی محمد رمضان صاحب نے کہا کہ عرب صاحب کچھ اشارہ بتائیں۔ تو میں وہ آیت نکال دوں۔ اس کہنے پر عرب صاحب پھر ٹوٹ پڑے کہ تم مت بولو اور بہت کچھ کہہ گئے۔ وہ بیچارہ خاموش ہو گیا۔ چونکہ بیجا جوش وغضب نے عرب مولوی کے دماغ کو خبط کر دیا تھا۔ اس لئے بہت تلاش کرنے پر بھی وہ آیت ان کو نہ ملی۔ شاید خدا کو یہ منظور تھا کہ ایک عربی انسان جس کا دعویٰ ہے۔ کہ مولوی اور مناظر بھی ہوں جس کی قوم جس کے ملک اور جس کی زبان عربی میں قرآن کا نزول ہوا ہے۔ آج کس قدر اس کتاب سے بے تعلق ہو گیا ہے۔ کہ باوجود سخت کوشش اور اوراق گردانی کے اس کو "**یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ**" والی آیت نہیں ملی۔ اور نہ یہ خبر ہے کہ یہ آیت کس پارہ اور کس سورہ میں ہے۔

آخر کو جب بہت وقت گذر گیا اور وہ تھک گیا۔ تو ہمارے ایک احمدی دوست نے اس کو نکال دیا پھر اس کی علمی معلومات کا یہ نتیجہ نکلا کہ نذیر احمد کے ترجمہ کے سوا اور کچھ نہ پیش کر سکا۔ اس پر میں نے اس کو اچھی طرح معقول کیا۔ جب بہت ہی لاجواب ہوا تو ابواحمد مونگیری وغیرہ کے رسائل دکھا کر کہنے لگا کہ آپ نے ان کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نہ صرف ان کتابوں سے۔ بلکہ اس کے مصنف سے اور اس کے حالات سے بھی اچھی طرح واقف ہوں۔ آپ اگر یہ رسالے میرے ہاتھ میں دیں تو میں ان میں سے بھی کچھ آپ کو دکھا دوں۔ جب میں نے یہ کہا تو بجائے اس کے کہ وہ کتابیں جن سے ہمیں لاجواب کرنے کے لئے ساتھ لایا تھا مجھے دیتا ان کو چھپانا شروع کیا۔ میں مانگتا تھا اور وہ ان کو چھپاتا تھا۔ عرب مذکور کے حامیوں اور ساتھیوں نے جب اس کو اس طرح لاجواب اور لاچار ہوتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو ہمیں بڑے بڑے دعوے کر کے ساتھ لایا تھا۔ اب یہ خود لاجواب ہو رہا ہے۔ تب عرب مولوی نے ایک اور رنگ اختیار کیا۔ اور کہا کہ مرزا صاحبؑ نے سود کو حلال کیا ہے۔ ہم اس کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ کہا گیا کہ اگر سچے ہو اور کچھ بھی تمہارے دل میں خوف خدا ہے۔ تو اس کا ثبوت پیش کرو۔ پھر اس نے مخالفین کی کتابوں کے صفحے اُلٹنا شروع کئے۔ جب یہ بھی نہ دکھا سکا تو میں نے کہا کہ کم از کم اس کتاب کا نام ہی بتاؤ جس میں مرزا صاحبؑ نے معاذ اللہ سود کو حلال کیا ہو یہ بھی نہ بتا سکا۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا مخالفین میں سے جس کسی نے یہ لکھا ہے۔ اس کا اور اس کی کتاب کا نام بتاؤ۔ یہ بھی نہ کر سکا صرف یہ تحریر لکھ دی کہ مرزا صاحبؑ کے کسی مخالف کی کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ مرزا صاحبؑ نے سود کو حلال کیا ہے۔ اگر نہ دکھاؤں تو میں جھوٹا۔ اس کے اس بیہودہ جواب اور مفتریانہ گفتگو کو لوگوں نے بہت کراہت اور نفرت سے سنا جب اٹھ کر وہ جانے لگا۔ تو ایک احمدی نے سامنے سے۔ اور اس کے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگوں نے دیکھا کہ یہ شخص یہاں کس قدر شرمندہ اور لاجواب ہوا ہے لیکن باہر جا کر لوگوں میں کہیگا کہ میں نے مناظرہ میں احمدیوں کو بالکل لاجواب کر دیا۔ اور شکست دی ہے۔ اور اسی طرح جھوٹی جھوٹی باتیں حضرت مرزا صاحبؑ کی طرف لوگوں کو بھڑکائیگا۔ اس پر اس قدآور افغان نے جو کہ اس کے ساتھ آیا تھا کہا کہ ہرگز نہیں۔ ہم اس کے ساتھ ساتھ جائینگے جہاں جہاں یہ جائیگا۔ اور جھوٹی ڈینگ ماریگا ہم کہیں گے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ ہم اس کے ساتھ تھے۔ قادیانی مولوی کے مقابلہ میں یہ شخص بہت لاجواب اور شرمندہ ہوا ہے۔ بڑے بڑے دعوے کئے تھے اور مسجد کے تمام لوگوں کو بہت بھڑکایا تھا۔ لیکن کچھ ثابت نہ کر سکا۔ چنانچہ وہ قدآور افغان اس کے ساتھ ساتھ گیا۔ ہمارے ایک احمدی بھائی چانگل خاں بھی اس کے پیچھے ہو لئے۔ راستہ میں اس افغان نے اس عرب مولوی سے کہا کہ تو نے تو مجلس میں اور مسجد میں بہت سے لوگوں کے سامنے بڑا بڑا دعویٰ کیا تھا۔ اور مرزا صاحبؑ کے متعلق بہت باتیں اسلام کے خلاف بتائی تھیں جس کی وجہ سے سب لوگ جوش میں بھر گئے تھے۔ اور اس جوش میں میں بھی تیرے ساتھ آیا تھا۔ کہ یا تو میں ایسے لوگوں کی جان لونگا۔ یا میں مرجاؤنگا۔ مگر تو نے تو کچھ بھی ثابت نہیں کیا۔ اب بتا کہ میں کیا کروں۔ کیا تیری جان لوں۔ پھر جہاں جہاں وہ عرب مولوی گیا۔ یہ افغان اس کے ساتھ ہی سایہ کی طرح پیچھے لگا ہوا گیا۔ اور ہر جگہ اس کو جھوٹا اور شرمندہ کرتا رہا۔ **ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ** حکمت کی کتابوں میں قلب ماہیت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ لیکن سلسلہ تبلیغ اور مناظرہ میں قلب مخالفت کا نظارہ بھی میں نے اس روز خدا کے فضل سے دیکھا۔ کہ وہ لوگ جو ایک شخص کے بھڑکانے سے ہماری مخالفت اور ہر طرح کا فساد کرنے آئے تھے۔ خدا نے اس مخالفت کو اس عرب مولوی پر اُلٹا دیا۔ بلکہ پیچھے لگا دیا۔ فالحمد للہ

خاکسار خلیل احمد۔ بمبئی۔ میمن بلڈنگ پوسٹ نمبر ۹

ہوائی ڈاک کا انتظام انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ہوائی ڈاک کا سلسلہ قائم کرنے کے متعلق دہلی میں انتظام ہو رہا ہے۔

خدا کی چمکار اور فتح سرکار

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲۰ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :" ان الہامات کے سلسلہ میں بعض اردو الہام بھی ہیں جن میں سے کسی قدر ذیل میں لکھے جاتے ہیں ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزۃ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا (عزت کے خطاب سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے اور عزت کا خطاب دیں گے۔ اور یہ تب ہوگا جب ایک نشان ظاہر ہوگا۔) اور پھر فرمایا کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھا وے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا۔ اور قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤنگا۔ آسمان سے کئی تخت اُترے۔ مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔ آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ کے تھے آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا"

یہ الہامات میں نے موجودہ جنگ کو دیکھ کر ایک کاپی میں لکھ رکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چمکار کے متعلق میرے دل میں ڈالا کہ مراد اس سے یہی عظیم الشان جنگ ہے۔ جس میں آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوا۔ اس لئے الہام "آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ کے تھے" پڑھ کر میں نے اس کاپی میں یہ لکھ دیا تھا کہ اس جنگ میں آخر کار ہماری سرکار برطانیہ کی فتح ہوگی۔ کیونکہ جس طرف خدا ہو اُس کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ آج فتح کی خبر سُن کر مجھے دوہری خوشی حاصل ہوئی۔ امید کہ میرے وہ احمدی بھائی جو اس الہام سے ناواقف ہیں۔ اخبار میں اس الہام کو پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریں گے۔ ان الہامات کے ساتھ یہاں ضمیمہ میں یہ الہام بھی ہے۔ " لوگ آئے اور دعوے کر بیٹھے۔ شیر خدا نے اُن کو پکڑا۔ شیر خدا نے فتح پائی" پھر اس سے آگے حضور لکھتے ہیں۔ " دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ مسیح موعود کی طرف سے :-

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اسی جگہ حاشیہ میں ایک اور الہام تحریر فرمایا

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اس ربط میں یہ اشارہ ہے کہ سلطنت ٹرکی بھی اس جنگ میں شریک ہوگی۔ جو مسلمان غلطی سے اس لڑائی کو دینی جہاد سمجھ کر کسی قسم کی مدد دینا چاہیں گے اور مسیح موعود کو نعوذ باللہ کافر جان کر اس فتوے کی پرواہ نہ کریں گے ایسے لوگ گرفتار کئے جائیں گے۔ اور شیر خدا جری اللہ فی حلل الانبیاء اپنی ان دعاؤں کے سبب جو اس نے نہایت خلوص دل سے اپنی محسن گورنمنٹ کے لئے کیں آخر فتح پائیگا۔

یعنی اس گورنمنٹ کے زیر سایہ رہ کر دنیا میں اس کے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔ اور انگلستان وغیرہ یورپ کے لوگ اسلام کو قبول کرینگے۔ اور کوئی خونی مہدی ظاہر نہ ہوگا جو تلوار کے ساتھ دین اسلام کو دنیا میں پھیلاتے ہیں اس جنگ میں گورنمنٹ برطانیہ کا فتح پانا مسیح موعود کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ مہدی کی نسبت یہ جو لکھا ہے " علمائے وقت کہ خوگر تقلید فقہا و اقتدا و مشائخ و آباء خود باشند گویند این مرد (مہدی) خانہ انداز دین و ملت ما ست و بمخالفت برخیزند وحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند۔ اما از سطوت سیف او و جلال شوکتش کار ایشاں پیش نرود (حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ کہ میں وہ مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے۔ جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب لوگوں نے حضرت اقدسؑ پر یہ اعتراض کیا۔ کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے۔ جہاد کی ممانعت کرتا ہے۔ تو اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:-

" اے نادانوں میں اس گورنمنٹ کی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔ اور ان کا شکر کرنا ہمیں اس لئے لازم ہے۔ کہ ہم اپنا کام مکہ اور مدینہ میں بھی نہیں کر سکتے تھے مگر ان کے ملک میں۔ یہ خدا کی طرف سے حکمت تھی کہ مجھے اس ملک میں پیدا کیا پس کیا میں خدا کی حکمت کی کسر شان کروں اور جیسا کہ قرآن شریف کی آیت وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ میں اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھاتا ہے۔ کہ صلیب کے واقعہ کے بعد ہم نے عیسیٰ مسیح کو صلیبی بلا سے رہائی دیکر اس کو اور اس کی ماں کو ایک ایسے اونچے ٹیلے پر جگہ دی تھی۔ کہ وہ آرام کی جگہ تھی۔ اور اس میں چشمے جاری تھے۔ یعنی سری نگر کشمیر اسی طرح خدا نے مجھے اس گورنمنٹ کے اونچے ٹیلے پر جہاں مفسدین کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ جگہ دی جو آرام کی جگہ ہے۔ اور اس ملک میں سچے علوم کے چشمے جاری ہیں۔ اور مفسدوں کے حملے سے امن اور قرار ہے پھر کیا واجب نہ تھا کہ ہم اس گورنمنٹ کے احسانات کا شکر کرتے۔ (کشتی نوح صفحہ ۶۹) ہم احمدی جو حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ ہمارے نزدیک بموجب آیت ربوۃ ذات الصدر کے یہ گورنمنٹ ایک بلند ٹیلہ ہے۔ اس بلند ٹیلہ سے سر ٹکرانے والوں کا جیسا کہ پہلی کتابوں میں لکھا تھا اب پانی خشک ہو گیا۔ سورہ مکاشفہ ۱۶/۱۲ کو پڑھو " اور چھٹے نے اپنا پیالہ دریائے فرات پر اُلٹا اور اس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنے والے پادشاہوں کے لئے راہ تیار ہو جائے " اگر بیند کہ آب دریا خشک شد پادشاہ و لشکر ہلاک شوند (کامل التعبیر) فتح بغداد کے وقت ہماری فوجیں مشرق سے داخل ہوئیں۔ دیکھئے کس زمانہ میں اس فتح کی خبر دیگئی۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے جو بصرہ کی طرف چڑھائی کی۔ اور تمام اقوام سے لوگوں کو جمع کر کے اس کی طرف بھیجا۔ دراصل اس کے محرک خدا تعالیٰ کے وہ فرشتے تھے جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کے لئے اس نے اپنے وقت پر اُتارا۔ تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اصل طرف مائل کر کے ہر قسم کی امداد کے لئے طیار کریں۔ میں اس کے ثبوت میں یہ پیارا باب ۲۹ کو پیش کرتا ہوں

میں نے خداوند سے ایک افواہ سنی ہے - بلکہ ایک ایلچی یہ کہنے کو قوموں کے درمیان بھیجا گیا - کہ تم جمع ہو اور اس پر (یعنی بصرہ پر) جا پڑو - اور لڑائی پر چڑھو؟ کیا کوئی کہہ سکتا ہے - کہ اس سے پہلے بصرہ کی طرف ایسا اجتماع ہوا ہو - اور اس طرح دنیا کی تمام اقوام کو گھروں سے بلا کر اس کی طرف بھیجا گیا ہو - ہرگز نہیں - لہذا اس جنگ میں جنہوں نے اس گورنمنٹ کا ساتھ دیا - انھوں نے اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کی - اور ایسے لوگ ثواب کے مستحق ہیں - میں نے اپنا لڑکا عبدالعزیز جو شن ہائی اسکول ڈلوال میں پڑھتا تھا فوج میں بھیج دیا - جو فرانس - بصرہ سے واپس آ کر اب بمقام کیمل پور سکین رجمنٹ میں اسکول ماسٹر ہے - موجودہ جنگ میں اس خداوند ذوالجلال نے وہ فرشتے بھی نازل فرمائے - جو ایسے شریروں کو منہ کے بل گھسیٹ کرلے جائیں - جو نہ تو خود جنگ میں شریک ہوتے - اور نہ دوسروں کو ہونے دیتے تھے - جن کی نسبت ہمارے آقا و رہنما جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح خبر دی ان الناس یحشرون ثلثۃ افواج فوجًا راکبین طاعمین کاسین وفوجًا یسحبھم الملائکۃ علیٰ وجوھھم وتحشرھم النار الخ (نسائی) دوسری حدیث میں ہے یحشر الناس علیٰ ثلث طرائق راغبین راھبین الخ ان حدیثوں میں اس جنگ کی پیشگوئی تھی - کہ ایک حشر ہوگا - جس میں کچھ لوگ خوشی سے شامل ہونگے - اور بعضوں کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے -

الغرض قرآن شریف احادیث - حضرت مسیح موعود کے الہامات بائیبل سب سے یہی ثابت ہوتا ہے - کہ جس حکومت میں اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کو مبعوث فرمایا عدل و انصاف میں یہ سلطنت دنیا کی تمام سلطنتوں سے افضل ہے۔ قرآن شریف گورنمنٹ برطانیہ کے انصاف کی اس طرح خبر دیتا ہے - واذا الموءدۃ سئلت حدیث میں ہے - کہ چھوٹے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے وتقع الامنۃ علی اھل الارض حتی ترعی الاسود مع الابل والنمر مع البقر والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان مع الحیات (حجج الکرامہ ص۴۲۲)

بائیبل میں ہے - "اس وقت بھیڑیا برے کے ساتھ رہیگا - اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھیگا - دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلیگا - دیکھو یسعیاہ باب ۱۱ - اس لئے اس جنگ میں اسی طرف خدا تعالےٰ تھا - جو آپ (مسیح موعود) تھے جس نے گورنمنٹ برطانیہ کو فتح عظیم بخشی - حضرت مسیح موعود کے ایک الہام میں اس جنگ کے خاتمہ کا بھی اشارہ ہے - "۳- دسمبر ۱۹۰۵ء کا الہام ہے" بعد ۱۱- انشاءاللہ (دیکھو البشریٰ ص۱۲۵) جس کے متعلق حضور نے فرمایا ہے " اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے - گیارہ دن اور گیارہ ہفتے یا کیا - یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا؟" آسمانی فیصلہ کے آخر ہندسوں کا ایک الہام ہے - جس میں گیارہ کا ہندسہ پانچ دفعہ ہے - چونکہ ہمارے شہنشاہ ملک معظم دام اقبالہ کی تاجپوشی ۱۹۱۱ء کو ہوئی - اس وقت میں نے اس خوشی میں ایک نظم پڑھی - جس کا ایک شعر حسب ذیل ہے ؎

دہی اس رمز کو جانے جو ناف ولف زباں دانے

(قرآن انجیل توریت)

سن گیارہ میں کیا حکمت رکھا کیوں عدد بارہ ہو

یہ شعر الفضل میں جب گورنمنٹ برطانیہ کو بغداد جیسے شہر پر جس کی لوگ گیارہویں دیتے ہیں فتح نصیب ہوئی - میری طرف سے شائع ہو چکا ہے - کاش گیارہویں دینے والے گیارہ مارچ کو دیکھ کر اس شرک سے باز آ دیں - اب گیارہویں مہینے کی ۱۱ تاریخ کو ۱۱ بجے اس جنگ کا خاتمہ ہوا اسواسطے ۱۱ کا ہندسہ ایک بھاری نشان ہے - جس کو دنیا مدت تک یاد رکھیگی - اس کے بعد انشاءاللہ ان نشانات کو دیکھ کر کثرت سے لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونگے - اس فتح کے ساتھ "شیر خدا نے فتح پائی" - یعنی مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہوئی - مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے -

راقم

کرمداد از دوالمیال

ہز آنر لفٹیننٹ گورنر کا پیغام باشندگان پنجاب کے نام

۲۷- نومبر کو جشن تہنیت کے موقعہ پر حضور لاٹ صاحب پنجاب نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی تھی -

"ہم آج اپنے پیارے شہنشاہ اور اس کے اتحادیوں کی اس خوفناک جنگ میں کامل فتح کی خوشی منا رہے ہیں - جس نے ۴ سال سے زیادہ عرصہ تک دنیا کو متزلزل اور برباد کر رکھا تھا -

اس خوشی کی ساعت میں ہمارے دل خدا تعالےٰ کے احسانات اور شکریہ سے لبریز ہیں - جس نے ہماری قربانیوں کا صلہ عطا کیا ہے اور انصاف اور حق کو فتح بخشی ہے -

اس محاربہ میں پنجاب نے اب قابل قدر اور ممتاز حصہ لیا ہے - جو کبھی فراموش نہیں ہوگا - ہماری افواج کی قطعی کامیابی کا سبب خداوند کریم کے فضل سے ہمارے نصب العین کی راستی حضور ملک معظم کی تمام رعایا کی بلا تشخیص قوم و ملت متحدہ کوششیں اور قربانیاں اور سب سے بڑھ کر ہمارے برطانوی اور ہندوستانی سپاہیوں کی شجاعت اور استقلال ہے -

پس یہ نہایت ہی مناسب ہے کہ اس بہادر اور وفادار صوبہ میں فوج اور اس کے ممتاز نمائندے آج کی تقریب میں سب سے نمایاں امتیاز حاصل کریں -

اعلیٰحضرت ملک معظم نے اپنی وفادار اور عقیدتمند رعایائے ہند کی خدمات کا اس پرشفقت پیغام میں اعتراف کیا ہے - جو آنکھوں نے حضور والشرائے کو بھیجا ہے - اور جسے دوبارہ پڑھ کر سنانے کا فخر آج مجھے حاصل ہے -

اعلیٰحضرت ملک معظم کا پیغام گرامی

جرمنی کے ساتھ جنگ کی صلح کے طے ہو جانے پر اتحادیوں کو اپنے آخری دشمن پر مکمل فتح حاصل ہو گئی ہے - اب وقت

مابدولت پوری کرتی ہیں - والیان ریاست اور باشندگان ہندوستان کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں - جو ہماری متحدہ سعی کا نتیجہ ہے - اس جنگ میں جس کا انجام ایسا مسرت بخش ہوا ہے - ہم سب کو عدیم المثال قربانیاں کرنی پڑی ہیں - اور ہندوستان نے اس مطالبہ کا جواب دیتے وقت جو آدمیوں اور لوازمات جنگ کے متعلق اس سے کیا گیا تھا - جو شاندار حصہ لیا ہے - وہ حقیقت میں اس کی اعلیٰ روایات اور جنگی صفات کے شایاں ہیں - ہندوستان نے مابدولت کے اس اعتماد کو پورا کیا ہے - جو ہم کو اپنی ذات و سلطنت کے متعلق اس کی مخلصانہ عقیدت پر ہے - اور اس نے اپنی وفاداری کے متعلق مابدولت کے یقین کو راسخ کر دیا ہے - یقیناً اخوت کا وہ رشتہ جو مشترکہ آزمائشوں اور فتوحات نے مضبوط کر دیا ہے آئندہ زمانہ میں بھی قائم رہیگا - جب دوبارہ عدل کا دور دورہ ہوگا - گھر آباد ہو جائیں گے - اور امن کی برکات عود کر آئینگی -

تہنیت فتح کے جلسے

انجمن احمدیہ لدہیانہ کیطرف سے اظہار خوشی

وہ مغرور اور متکبر سلطنت جرمنی جو آج سے چند سال پیشتر تمام دنیا کو اپنی ظلم و استبداد کی حکومت کے ماتحت لانے کے خواب پریشان دیکھ رہی تھی اسپر برطانیہ عظمیٰ اور اس کی اتحادی طاقتوں کے کامل غلبہ اور فتح اور اقتدار حاصل کر لینے پر ۲۷ - نومبر کی تاریخ صوبہ پنجاب میں اظہار تہنیت اور خوشی کے لئے مقرر کی گئی تھی - اور سلسلہ احمدیہ کے امام و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے تمام جماعت کو خوشی منانے کی تاکید کی گئی تھی - حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں انجمن احمدیہ لدھیانہ نے عملی اظہار خوشی میں نمایاں حصہ لیا - اور اس خصوصیت کو عملی جامہ پہنایا گیا جو احمدی قوم کے دلوں میں حضرت مسیح موعود کی پرامن تعلیم کے ذریعہ گورنمنٹ برطانیہ کی دلی وفاداری اور مخلصانہ خیرخواہی کے متعلق جاگزیں ہے -

شیخ محمد شفیع صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لدھیانہ کی دوکان جو بازار کے پر رونق حصہ میں واقع ہے اور جہاں سے جناب شیخ اصغر علی صاحب جیسے ہر دلعزیز ڈپٹی کمشنر نے ایک آراستہ اور پیراستہ ہاتھی پر سوار ہو کر اور باقی حصہ جلوس نے گھوڑوں گاڑیوں وغیرہ پر سے گذرنا تھا - خاص طور پر سجائی گئی تھی - اور سرخ کپڑے کے دس گز لمبے بورڈ پر نہایت جلی اور سنہری حروف میں حسب ذیل انگریزی عبارت لکھی گئی تھی -

Hearty Congratulations
to victorious Allies
From
Anjuman-i-Ahmadiyya
Ludhiana.

نیز ایک ... نہایت خوشنما طریق سے ...

چند اور دکے دعائیہ اشعار لکھ کر چسپاں کئے گئے تھے جنکا جلی حروف میں یہ عنوان تھا -

" دعائے بقائے سلطنت
منجانب
انجمن احمدیہ لودہیانہ "

اسی طرح سرخ کپڑے پر نہایت جلی حروف میں ایک شعر جس میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کو مبارکباد دی گئی تھی اور ان کے اوصاف حمیدہ کا اظہار کیا گیا تھا بازار کے عین وسط میں ایسے طریق سے لگایا گیا تھا - کہ جلوس کے پہنچتے ہی نظر آئے گذرتے تیز ایک اور بورڈ

God Bless the King

اور ایک بڑا یونین جیک لگایا گیا تھا - علاوہ اذیں جھنڈیوں اور دیگر سامان سے دکان کو خوب آراستہ کیا گیا تھا - اور رات کے وقت کافی روشنی کی گئی - تمام شہر میں ایسے وسیع پیمانہ پر روشنی اور آرائش کی گئی اور رات کو روشنی ہوئی اور ایسا شاندار جلوس نکلا کہ لدھیانہ کی تاریخ میں اس قسم کے شاندار جلوس کی نظیر تلاش کرنا عبث ہے - جس کیلئے شیخ اصغر علی صاحب جیسے بیدار مغز اور ہر دلعزیز ڈپٹی کمشنر خاص طور پر قابل مبارکباد ہیں -

الحمد للہ کہ انجمن احمدیہ لودہیانہ نے نہایت خلوص کے ساتھ اس اظہار خوشی میں نمایاں حصہ لیا -

(راقم ایک احمدی)

یادگیر (علاقہ نظام) میں جلسہ

برنباء عریضہ غیر معمولی بذریعہ تاری جناب ناظم صاحب تعلقہ ہذا معلوم ہوا کہ ہماری سرکار عظمت مدار و سلطنت ترکی میں اتحاد قدیمہ دوبارہ قائم ہونیکی وجہ خداوند کریم کا شکریہ اور مساجد میں نماز دوگانہ ادا کریں - و نیز دفاتر سرکاری مندمیں گے لہذا اس شاندار کامیابی پر بہ تعمیل حکم اعلیٰ حضرت ... متعالی ... ۲۷ - دسمبر ... تعطیل ... اور تمام جماعت احمدیہ ... کرچکا کہ ... آپ کی شاندار کامیابی ... حضرت مسیح ... علیہ السلام ...

چند ضروری کتابیں

حقیقۃ الرویاء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریروں کا مجموعہ جس میں خواب رویاء کشف اور الہام کی حقیقت کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - ہر ایک احمدی کے لئے اسکا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۰ / ر

قبولیت دعا کے طریق اس رسالہ میں دعا کے قبول ہونے کے طریق فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی درج ہیں - جو نہایت کامیاب ثابت ہو رہے ہیں دوسری دفعہ یہ رسالہ شائع ہوا ہے - قیمت ۲ / ر

صداقت مسیح موعود جناب حافظ روشن علی صاحب کی ایک زبردست تقریر ہے - چند نسخے رہ گئے ہیں قیمت ۲ / ر

تردید کتاب کلمہ فضل رحمانی اس میں قاضی حمید ... کی کتاب کی تردید اسکی اپنی زبانی درج ہے جو جماعت کی ... ہے

نشان پورا ہوا ہے۔ اور برٹش گورنمنٹ کے لئے بھی اس موقع کی حضرت مسیح موعود نے کامیابی کی دعائیں کی تھیں۔ اس لئے ہماری خوشی دوبالا خوشی ہے۔ مومن کی خوشی اور مسرت کے اظہار میں بھی خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار ہوتا ہے۔ لہذا خصوصیت کے ساتھ اس شاندار کامیابی پر اظہار مسرت کیا گیا۔ مالک کارخانہ جناب شیخ ... صاحب احمدی نے خوشی منانے کے لئے بروز پنجشنبہ کارخانہ کے تمام کام بند رکھے۔ ریزیدنٹ نماز ظہر با جماعت دو رکعت شکریہ ادا کیا۔ اور بروز جمعہ تمام کارخانہ کے غریب مزدوروں کی تعداد پانسو سے زیادہ ہے کو اور معزز باشندگان قصبہ و حاضرین سرکار کو کھانا کھلایا گیا۔

خاکسار سید حسن منیجر کارخانہ

کاٹھ گڑھ میں جلسہ

۲۷۔ نومبر کو کاٹھ گڑھ میں سرکار کی فتح کی خوشی منائی گئی۔ طلباء مدرسہ احمدیہ نے نظمیں پڑھیں۔ اور گاؤں میں نمایاں جگہ پر جاکر سرکار کی فتح کا اعلان کیا گیا اور شام کے سات بجے مدرسہ ... میں جماعت کا جلسہ ہوا۔ سرکار انگلشیہ کی برکات پر ... صاحب نے تقریریں کیں۔ اور ... طلباء میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور ... اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

عبدالسلام انسپکٹر احمدیہ سکولز

راٹھ ضلع ہمیرپور میں جلسہ

۲۸۔ نومبر کو احمدیوں کی عظیم الشان فتح کی خوشی میں جو جلسہ ہوا اس میں خاکسار نے ایک نظم پڑھ کر سنائی جس میں جرمنی کو ناکامی اور گورنمنٹ برطانیہ کی بے حد کامیابی کا بیان کیا گیا۔ اور گورنمنٹ برطانیہ کے ہندوستان پر سایہ قائم رہنے کی دعا کی گئی۔

خاکسار محمد بشیر الدین گرد اور قانون گو ...

یورپ کی خبریں

جرمنوں میں اب حملہ کی طاقت نہیں ہے۔ لندن ۲۔ دسمبر۔ پیرس سے آنے والا تار مظہر ہے۔ کہ ہوا نز ایجنسی نے مطلع کیا ہے۔ کہ اس حالت میں جبکہ رائن کے ۳ خاص عبور کرنے والے مقامات پر انگریزی فرانسیسی و امریکن سپاہ کا قبضہ ہوگا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جرمنوں کے لئے کسی قسم کی جارحانہ کارروائی کا آغاز کرنا عملاً ناممکن ہوگا۔ شرائط التوائے جنگ کے بموجب ڈیڑھ لاکھ ریلوے گاڑیوں کی پہلی قسط بروز جمعہ سرحد پر پہنچی۔ چونکہ جرمنوں کے انجن گاڑیوں کی حالت نہایت خراب ہے جو حجہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ریلوے سامان کے وصول کرنے کے قبل اس کا کامل طریقے سے معائنہ کر لینا چاہیئے۔

جرمنوں سے کیا سلوک ہوگا۔ لندن ۲۹۔ نومبر۔ مسٹر لائڈ جارج نے شہری حریت عطا کرنے کے موقعہ پر نیو کاسل میں ایک تقریر کی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ صلح یقیناً بالکل مناسب ہوگی۔ جرمن قوم کے ان آدمیوں کو جنہوں نے انگلستان کو اپنا گھر بنا لیا تھا اب پھر کبھی ایسا موقعہ نہ دیا جائیگا۔ کہ وہ اس ملک سے بیوفائی کریں۔ تاوان جنگ کے متعلق ہمیں پرانے اصول سے کام لینا چاہیئے۔ جرمنی کو تاوان جنگ کی ادائیگی میں تمام وسائل سے کام لینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو سکیگا کہ جرمنی ارزاں مال انگلستان بھیجکر کچھ خلاصی کرے۔ آپ نے پوچھا کیا جنگ کے جرائم کی سزا کسی شخص کو نہ ملیگی۔ اور کہا کہ میرا یہ مطلب ہے کہ جن لوگوں نے ہمارے قیدیوں کے ساتھ وحشیانہ برتاؤ کیا ہے۔ وہ ذمہ وار قرار دیئے جائیں۔ یہ ملک نہایت ہی پاک و صاف ضمیر کے ساتھ عدالت میں جائیگا۔ اس کے کارناموں پر کوئی دھبہ نہیں ہے۔ جنگ کے ختم ہونے کے بعد میں انتقام کی کسی پالیسی پر عمل پیرا نہیں ہونا چاہتا۔ لیکن مجھے ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ آئندہ ان حکمرانوں کی پالیسی پر چلنا چاہیں۔ جنہوں نے دنیا کو لڑائی میں ڈال دیا وہ سمجھ لیں کہ ان کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ جس کسی نے دوسرے کے ملک کو تباہ کیا ہے۔ اسے اس کا ذمہ دار ہونا چاہیئے۔ اور ان نقصانات کی سزا بھگتنی چاہیئے۔ اگر کوئی شخص جنگ کا ذمہ دار نہ بنایا جائیگا۔ تو میں صرف یہی کہونگا کہ غریب بدنصیب اور مجرم کے لئے اور انصاف ہے۔ اور بادشاہوں اور شاہنشاہوں کے لئے دوسرا (نعرہ ہائے تحسین) آبدوزوں کے قزاقوں کو سزا ملنی چاہیئے۔ یہ تمام تحقیقاتیں بالکل انصافانہ لیکن سختی سے ہونگی اور اسے آخری نتیجہ تک پہنچایا جائیگا۔ ہمیں اسکا لحاظ رکھنا پڑے گا۔ کہ جو کارروائی ہم کرنے والے ہیں۔ وہ مناسب بےخوف اور بے مروتی کی ہو۔ اور یہ دکھا دیا کہ اس قسم کی مجرمانہ جنگ کا دنیا کی تاریخ میں اب اعادہ نہ ہونا چاہیئے۔

سمندروں کی آزادی کے متعلق مسٹر روزولٹ کے خیالات لندن ۲۶۔ نومبر۔ مسٹر روزولٹ نے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ہر مخالف جرمنی شخص جو حالت کو کچھ بھی سمجھتا ہے۔ اس خیال آزادی کی تائید نہیں کرتا جو اہل جرمنی اور مسٹر ولسن سمجھے ہوئے ہیں۔ مسٹر ولسن نے جب غیر جانبدار تھے برطانیہ کی مداخلت متعلقہ امریکن تجارت کے برخلاف بہ نسبت امریکن آدمیوں کے سمندر پر قتل و قتال کے سختی سے صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ اس کے بعد جبکہ امریکہ جنگجو ملکوں کے ساتھ شامل ہوگیا۔ اور اس نے وہ طرز عمل اختیار کر لیا۔ جس کے برخلاف وہ نکتہ چینیاں کیا کرتا تھا۔ آگے چل کر مسٹر روزولٹ لکھتے ہیں۔ کہ اگر یہ بھی ۱۹۱۶ء کی شرائط کے اصول میں سے ایک اصول ہوتا تو جرمنی نے ضرور جنگ جیت لی ہوتی۔ اور سمندروں کی آزادی انسانیت کی غلامی کے مترادف ہوتی۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

حکومت اور قیصر۔ لندن۔ یکم دسمبر جرمن حکومت نے قیصر اور قیصرانی کو واپس آنے کی ممانعت کر دی ہے۔

باہتمام شیخ ... عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان ... شائع ہوا